ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار۔ جلد ۶ نمبر ۱۱ ۷۰۶

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے عہ
ششماہی ۱۴ عہ امراء سے قیمت مہر
ایسے اصحاب کے اسمائے گرامی اخبار کے
سرپرستوں کی فہرست میں درج ہونگے
اسکے علاوہ جو کچھ دیں وہ عطیہ ہوگا

مقاصد۔

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کی گرد و غبار اسلام کے منور چہرہ سے ہٹا کر عقلی و نقلی دور کرنا۔
(۴) حضرت بابا نانک کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچانا اور انہیں اسلام کی دعوت دینا۔
(۵) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی۔

KHILAFAT LIBRARY

نور

قادیان دارالامان سے ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۱۶ء

جلد ۱ | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سودن سنگھ۔ وقدان | نمبر ۱۱

سوانحعمری باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ

ضخامت ۲۴۴ صفحہ

شروع پیدائش سے لیکر تادم آخر باوا صاحب کے تفصیلی حالات درج ہیں۔ یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جسنے آج سے چار صدی پیشتر ہندو کے گھر میں پیدا ہوکر ہندوؤں کے ان مایہ ناز عقائد و بیداد پر ان۔ ۲۔ ہندوؤں کے تیرتھ و مقدس مقامات۔ ۳۔ زنار بندی۔ ۴۔ مورتی پوجا۔ ۵۔ مسئلہ اوتار۔ ۶۔ مسئلہ چھوت چھات۔ ۷۔ دیوی دیوتا کی پوجا۔ غرضیکہ ہندوؤں کے کل مسلمہ عقائد کی تردید کی۔ اور برخلاف اس کے توحید۔ کلمہ طیبہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ ملائکہ پر ایمان۔ قیامت پر ایمان۔ غرضیکہ مسلمانوں کے کل مسلمہ و معتبرہ عقائد کی نہ صرف زبان سے تائید کی۔ بلکہ عملی نمونہ سے اسلام کے ان مسلمہ عقائد پر عمل پیرا ہوئے۔ ایک ایک عقیدہ کے لئے گرنتھ جنم ساکھی اور گیان بھائی گورداس جی ایسی مسلمہ و معتبر کتب کے متعدد ذی بردست اقوال پیش کئے گئے ہیں۔

اسوقت علاوہ پنجاب کے سندھ اور ہندوستان میں بھی باوا صاحب کے لکھوکھا عقیدتمند ہیں جنہیں یہ سوانحعمری انشاء اللہ تعالیٰ اشاعت اسلام کے لئے بینظیر ذریعہ ہے۔ اس کتاب کی تیاری کے لئے ہزارہا صفحات پر دیدہ ریزی کرنی پڑی ہے۔ اور کمال محنت شاقہ سے تیار کی گئی ہے۔ ۸۰ ابو ۲۲ کے سائز پر ۲۴۴ صفحات کی کتاب کاغذ ڈمی ڈبل۔ لکھائی اعلیٰ۔ چھپائی عمدہ۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲ ار

مجلد ۱۴ ار

ملنے کا پتہ **منیجر اخبار نور قادیان**

فتح مبین

وہ مباحثہ جو ۱۲۔ مارچ ۱۹۱۶ء کو نواں شہر میں آریہ سماج کے ایک بڑے بھاری پنڈت سے خاکسار ایڈیٹر نور کا ہوا۔ جسمیں اللہ تعالیٰ نے فتح مبین عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسقدر کامیابی اور نصرت عطا فرمائی۔ کہ مباحثہ کے ختم ہونے پر عین پنڈال میں سردار بسنت سنگھ صاحب اور دیگر سکھ اور سناتن حاضرین نے باآواز بلند یہ کہا۔ کہ لو مسلمان جیت گئے۔ خود آریہ صاحبان نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا۔ اب یہ بےنظیر مباحثہ کتابی صورت میں شائع ہوگیا ہے۔ یہ مباحثہ کیا ہے۔ گویا کہ آریہ مذہب کی کل مسلمہ کتب کا بہترین خلاصہ ہے۔ آریہ سماج کی مسلمہ کتب سے اس امر کو آشکارہ کیا گیا ہے۔ کہ ویدک دھرم میں نیوگ اتا حکن از روئے وید گوشت خوری ہیار نکاح ثانی اور نیوگ کے مقابلہ کے بعد خود آریہ صاحبان کی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ ناقابل عمل اور نکاح ثانی بحسب فطرت کے مطابق۔ قرآن کریم وید کا مقابلہ نہایت احسن طریق سے کیکے یہ امر اظہر من الشمس کیا گیا ہے۔ کہ صرف قرآن شریف ہی قابل عمل ہے۔ جو بنی نوع انسان کے لئے حسنات دارین کا ذریعہ ہے۔ اگر آپ اسلام اور آریہ مذہب کا ہو بہو فوٹو دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ اس مباحثہ کو ضرور ملاحظہ فرماویں۔ اس کی خوبیوں کی اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہوگی۔ کہ سردار بسنت سنگھ اور دیگر غیر مسلم حضار مجلس نے اس امر کو باآواز کہدیا۔ کہ مسلمان جیت گئے۔ خود سکرٹری آریہ سماج کو یہ کہنا پڑا۔ کہ ہمارا پنڈت جواب نہیں دے سکا۔ ۲۲۰ کے ۲۲۰ صفحات قیمت ۴ ار

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین صاحب چھپکر شیخ محمد یوسف صاحب کے لئے قادیان سے شائع ہوا

مختصر نوٹ

KHILAFAT LIBRARY

الفضل کے سٹاف میں تبدیلی :- سب ہی خواہان ملت میں یہ خبر نہایت افسوس اور کمال ملالت اور انبساط کے ساتھ سنی جائیگی کہ مسٹر محمد الفضل کا کام کرنے منشی غلام نبی صاحب کے سپرد کیا گیا ہے۔ منشی صاحب کی قلم میں زور اور دماغ میں قوت ہے چنانچہ چند ہی پرچوں میں "الفضل" کی کایا پلٹ گئی ہے۔ اور اب اخبار حقیقی معنوں میں قومی یا اخبار احمدیہ سیکٹ کا آرگن کہلانیکا ہر طرح سے مستحق ہے۔ اگر پنجابی الفاظ کا استعمال کسی خورد برد صاحب کو ناگوار نہ گذرے۔ تو میں یہ کہونگا۔ کہ "الفضل" کا دل دور ہوا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ "چاند گہن سے نکل آیا"۔ میں قارئین سے خصوصیت سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ "الفضل" کی توسیع اشاعت میں خصوصیت سے سعی فرماویں۔ اور ہر ایک نور کا خریدار اگر زیادہ نہیں تو کم از کم دو دو نئے ایک خریدار ضرور پیدا کرے جس ہمدردی اور دردمندی سے اجل الفضل اڈٹ کیا جا رہا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے اور ایسے قومی آرگن کی مدد کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے۔ ایک یا دو خریداروں کا پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں ہے صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ نور کا وہ کونسا خریدار ہوگا جسکے ایک دو دوست نہوں۔ اور وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں "الفضل" کی خریدار کے لئے کہا جائے اور وہ انکار کریں صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ آخر پر میں ہنوعا کرتا ہوں۔ کہ "الفضل" کے نئے سٹاف کو بد نظر بد سے محفوظ رکھے ؛

عید فنڈ اور فطرانہ :- سب احمدیوں کو عموماً اور سیکرٹری صاحبان کو خصوصاً اس امر کی طرف توجہ فرمانی چاہیئے۔ کہ وہ ایسے مبارک موقعہ کو جو صدقہ خیرات کا بہترین موقعہ ہے عید فنڈ اور فطرانہ وغیرہ کے فراہم کرنے کا خصوصیت سے اہتمام فرماویں۔ اور بعد وصول ثم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں بھیجدیں۔ جو اسوقت اشاعت اسلام کے لئے تمام ہندوستان میں ایک ہی انجمن ہے ؛

بھائی مہاں سنگھ کا چیلنج منظور :- بھائی مہاں سنگھ گاؤں نانسروں ضلع جالندھر سے اخبار نتھ سیوک ۵ جولائی میں لکھتے ہیں۔ کہ "مینے ایک چٹھی ۲۳ مئی ۱۶ء کو ایڈیٹر نور کی طرف لکھی۔ کہ ۱۰، ۱۱ و ۱۲ جون ۱۶ء کو "بھینی صاحب" تحصیل ہمراہ ضلع لدھیانہ میں اگر جہاں سکھوں کا ایک بڑا بھاری میلہ تھا۔ مجھ سے حضرت باوا صاحب کے متعلق بحث کریں مگر وہ نہ آئے"۔ میں بھائی صاحب کو ہر طرح سے یقین دلاتا ہوں۔ کہ میرے پاس آپ کا کوئی خط نہیں پہنچا۔ ایسے اہم معاملہ میں ضرور آپنے رجسٹرڈ خط بھیجا ہوگا۔ آپ اسکی رسید پیش کریں۔ ورنہ کم از کم پوسٹل سارٹیفکیٹ تو ضرور لیا ہوگا۔ وہی پیش کر دیجئے۔ ورنہ اب کونسا وقت گذر گیا ہے۔ بھائی صاحب جب چاہیں تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں۔ اول آپ قادیان تشریف لاویں۔ جتنا عرصہ چاہیں رہیں۔ آپکا خرچ میرے ذمہ ہوگا۔ حفاظت کا بھی میں ذمہ دار ہونگا۔ جتنے دن چاہیں۔ بخیت ہو کر میرے ساتھ تبادلہ خیالات کریں۔ ورنہ مجھے جس جگہ فرماویں گے انشاء اللہ تعالےٰ میں حاضر ہو جاؤں گا۔ مگر کم از کم پندرہ روز پہلے ضرور اطلاع ملنی چاہیئے ؛

ایک عورت کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا :- کھنڈے سشن جج نے سردارنی کو اس جرم میں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی ہے کہ اس نے اپنے خاوند کے کھانے میں زہر ملا دیا تھا۔ جس سے وہ مر گیا۔ من یعمل سوءً یجز بہ (پ۵ س النساء ع ۱۵/۱۸) جو شخص برا کام کریگا۔ اس کی سزا پائیگا ؛

جاپانی گیہوں کیسے کاٹتے ہیں :- اہل جاپان اہل ہندوستان کی طرح گیہوں کو درانتی سے نہیں کاٹتے۔ بلکہ جب فصل پک جاتی ہے۔ تو بونٹوں کو جڑ سے اکھیڑ لیتے ہیں پھر ان کی جڑوں کو مقاض سے تراش لیتے ہیں۔ اور اسی طرح خوشوں کو بھی قینچی سے کاٹتے ہیں۔ اور ان کو کوٹ کر ان میں سے دانے نکال لیتے ہیں۔ خوشوں کا بھوسہ مال و اسباب بند کرنے میں استعمال کرتے ہیں۔ باقی پودہ کا بھوسہ نہیں بناتے۔ بلکہ اسکو بھگو کر چٹائیاں ٹوکریاں ٹوپیاں اور دیگر کار آمد اشیاء تیار کرتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی بعض مقامات پر اس کی ٹوپیاں اور ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں۔ مگر زیادہ تر اس کا بھوسہ ہی بنایا جاتا ہے ؛

بنارس میں ہولناک طوفان :- بنارس میں ۱۷ اپریل کو بعد دوپہر کے آندھی کا طوفان شدید آیا۔ پہلے تو بالکل تاریکی چھا گئی۔ جو دس منٹ تک رہی۔ پھر تاریکی مبدل بہ زردی ہو گئی اور آسمان کا رنگ بھی زرد نظر آنے لگا۔ ایک گھنٹہ کے طوفان کے بعد تقاطر شروع ہو گیا۔ اور باد صرصر اس زور سے چلنے لگی۔ کہ کئی جھونپڑیوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ درخت جڑوں سے اکھڑ گئے پکی عمارتوں کی اینٹوں سے کئی آدمی مجروح ہوئے۔ دریائے گنگا میں کئی کشتیاں غرق ہو گئیں۔ بیسیوں کبوتر دریا میں مردہ پائے گئے۔ ارباب نظر جانتے ہیں۔ کہ اس قسم کے حوادث و نوازل غافل انسان کو متنبہ کرنے کے لئے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن حکیم فرماتا ہے۔ اولا یرون انھم فی یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون (پ ۱۱ س التوبہ ع ۱۶/۱۵) کیا یہ لوگ اتنی بات بھی نہیں دیکھتے۔ کہ وہ ہر سال ایک بار یا دو بار مبتلائے مصیبت ہوتے رہتے ہیں۔ اس پر بھی نہ تو توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت ہی پکڑتے ہیں۔ فھل من مدکر ؛

تقسیم معاصی :- کہا جاتا ہے کہ شہر دہلی پور کے قریب کسی مقام پر مسلمانوں میں تقسیم معاصی کا رواج دائر و سائر ہے وہاں جب کوئی شخص خواہ وہ کیسا ہی فاسق و فاجر کیوں نہو۔ داعی اجل کو لبیک اجابت کہتا ہے۔ تو اسکے ورثاء اعزہ و اقارب میں سے کوئی تو اس کے مہینہ بھر کے گناہ اپنے ذمہ لیتا ہے کوئی سال بھر کے اور کوئی چھ ماہ کے۔ الغرض متوفی کے مدت العمر کے گناہ اس طرح تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اور جہاں گناہوں کا بار اٹھانے والے اپنے زعم میں یہ سمجھتے ہیں کہ اب وہ سیدھا جنت الفردوس میں سدھاریگا۔ اور اس سے کسی قسم کی باز پرس نہیں ہوگی۔ اور وہ عذاب مستوجب اعمال سیئہ سے مامون و مصئون ہوگا۔ غور کرو کہ یہ سب جہالت کے کرشمے ہیں والا پیرایان اسلام اس حقیقت سے ناآشنا نہیں ہیں۔ کہ آئندہ زندگی میں صرف اپنے ہی اعمال کام آئیں گے۔ اور تقسیم معاصی مرنیوالے کو جو ابد ہی تک بری الذمہ نہیں کر سکتی۔ کما قال اللہ تعالےٰ فی القرآن المجید ولا تزر وازرۃ وزر اخری۔ (پ ۲۳ س الزمر ع ۱/۵) اور قیامت کے دن کوئی کسی کے گناہوں کا بوجھ اپنی گردن پر نہیں اٹھائیگا ؛

ایڈیٹر نور لکھنؤ میں

KHILAFAT LIBRARY

(از قلم مولوی کبیر الدین احمد احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ)

ہر صغیر کو کبیر کو مخفی نہ رہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب نور و سید مولوی محمد سرور شاہ فاضل ۲۰ - مئی ۱۹۱۶ء کو لکھنؤ پہنچے۔ باعث ان ہر دو بزرگان کے لکھنؤ میں وارد ہونے کا یہ تھا۔ کہ اس احقر کی بھانجی کا عقد مولوی کبیر الدین صاحب احمدی سے قرار پایا تھا۔ اور مجھ کو بدل پیروی منظور تھا۔ کہ قادیان سے بزرگان کرام اس تقریب سعید میں شریک ہوں۔

اس مقصد کا عریضہ بینے دربار حضرت خلیفۃ المسیح دارالامان روانہ کیا۔ اور ساتھ ہی قریب چالیس روپیہ کے کرایہ وغیرہ بھی روانہ کر دیا۔ جس پر [illegible] خلیفۃ [illegible] نے بذریعہ مکرمت نامہ کے عاجز کو اطلاع دی۔ کہ ہم ایڈیٹر اخبار نور محمد یوسف صاحب و یوسف ثانی سید محمد سرور شاہ صاحب کو وقت پر روانہ کر دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ۲۰ مئی کو ہر دو صاحب لکھنؤ پہنچ گئے۔ بینے اس سے پہلے کبھی ایڈیٹر نور کو نہیں دیکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی آنکھوں میں نور اور دل میں سرور بخشا ہے۔ حضرت مسیح موعود نبی اللہ کے سچے عاشق ہیں۔ بینے جب تک باتیں کیں۔ آل مسیح پر شیدا پایا۔ گوشہ نشینی کو بہت دوست رکھتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ لکھنؤ آئے تھے تو شہر میں گشت لگاتے رہتے۔ مگر کہیں نہیں گئے۔ نہ روضہ حضرت عباس علیہ السلام کا دیکھا۔ اور نہ شاہ نجف کے دیدار کئے۔ اگر تمنا ظاہر کی۔ تو یہ کی۔ کہ بھائی کبیر جی آج شہر میں اشتہار تقسیم کرا دو۔ اور مجھے احمدیت کی تبلیغ پہنچا لینے دو۔ اور میں کچھ نہیں چاہتا۔ چونکہ وقت کم تھا تھوڑے اشتہار جس میں وقت اور جگہ کی جگہ خالی تھی۔ کبیں میں سے نکل آئے۔ کہ جو ارغوانی کاغذ پر چھپے تھے اور جس کی سرخی پنتھی تھی میں نے اسلام میں کیا خوبی دیکھی۔ یہ اشتہارات عاجز نے ۴ بجے شام کو آمنا آباد میں تقسیم کئے۔ اور خانہ پری کر دی۔ کہ بعد مغرب مشن ہال گنیش گنج لکھنؤ میں مولانا محمد یوسف صاحب زندہ قریکو یہ قادیان وعظ فرمائیں گے۔ احباب شامل جلسہ ہوں۔ اور اس امر کی اس عاجز نے مولانا مذکور کو خبر بھی نہ دی۔ کہ آج آپ کو لکچر دینا پڑے گا۔ البتہ میرا بھانجا ارشد علی جو فلسفہ میں پادری جوالا سنگھ صاحب کو حیران کئے رہتا ہے۔ اُسی سے کہہ دیا۔ کہ بعد مغرب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو اور ایڈیٹر صاحب نور کو گنیش گنج مشن ہال میں لے آنا۔ کیونکہ یہ صاحبان آشیانہ کبیر پر مقیم نہ تھے۔ بلکہ بفاصلہ ایک میل لالہ خیر الدین صاحب کے مکان پر قیام پذیر تھے۔ چنانچہ بعد مغرب یہ صاحبان ہال میں داخل ہو گئے۔ دیکھا کہ مجمع موجود ہے۔ اور پادری جوالا سنگھ صاحب جوگیہ لباس میں کرسی پر بیٹھے ہیں۔ مرحبا پادری کے اخلاق پر۔ ہمارے بزرگوں کو دیکھ کر فوراً کرسی چھوڑ دی۔ اور صدر مقام میں بٹھایا۔ اور خندہ پیشانی اور دلبری سے پیش آئے۔ اور ایسا ملے۔ جیسا کہ کوئی کسی سے برسوں کا ملنے والا ہوتا ہے۔ اور یہ کمال کیا۔ کہ اس جلسہ میں خود تقریر نہیں کی۔ اور التجا کی اور اپنی تمنا ظاہر کی۔ کہ آپ کچھ بیان فرما دیں۔ لوگ لکھنؤ کے مشتاق ہیں۔ لیکن مرحبا شیریں بیاناں کرامت ظہور ایڈیٹر نور کو۔ کہ بہ ادب کھڑے ہو گئے۔ اور جوتا پاؤں سے پرے کر دیا۔ پھر الحمد و درود ایسی میٹھی آواز میں پڑھی۔ کہ آریہ سماج والوں کے دل بھی گھل گئے۔

پھر ایڈیٹر نور صاحب نے تمہید کی۔ کہ بینے اسلام کیوں قبول کیا۔ اور اس اپنے بیان میں ایسے زبردست دلائل کہ مذہب اسلام ثابت کیا۔ کہ میری قلم عاجز ہے کہ میں اس بیان کو لکھ سکوں۔ جس میں بہت سا حصہ پنجابی زبان کا تھا۔ پھر اسی طرح آریہ مذہب کی ایسی نرالی طرز میں تردید کی۔ اور یہ کہا۔ کہ نجات ناممکن ہے اس بیان کا شہرہ لکھنؤ کے ہر گلی و کوچہ میں اسقدر ہو رہا ہے۔ کہ بیان سے باہر۔ ایک ادنیٰ نمونہ یہ ہے کہ جس طرف یہ عاجز جاتا ہے۔ اچھے اچھے ذی فہم آریہ کہتے ہیں کہ بھگت کبیر تمہارے قادیان والے مولوی نے تو ہم سے ستیارتھ پکاش واقعی چھوڑا دی۔ پڑھنے کو جی نہیں چاہتا۔ واقعی اس میں انسان کا گوشت کھانا اور جنگل کے جانوروں پر جرمانہ کرنا اور پھر وہ جو جرمانہ نہ کرنے سے نہ آویں۔ تو مار ڈالنا چاہیئے لکھا ہے۔ اور ہمارے یہاں نجات ناممکن ہے۔ ایک جلسہ کے بیچ بڑے اکابر آریہ سماج نے اقرار کیا۔ جنکا نام اس وقت کہ یہ تحریر لکھ رہا ہوں۔ بھول گیا۔ مگر اس جلسہ کا اشتہار کہ جو آریہ صاحبان لکھنؤ کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ ایڈیٹر صاحب نور کے حوالہ کر چکا ہوں۔

اس جگہ ایک خالصہ بھائی نے لکچر کی۔ جن کا نام ہری سنگھ ہے۔ جو وقت بیان ایڈیٹر نور کہ میں سکھ سے مسلمان کیوں ہو گیا۔ ہری سنگھ نے کہ جو اس خاکسار کے قریب بیٹھے تھے۔ کہنے لگے۔ کہ ہم سے جدا ہو کر کیا ملا۔ کونسی قدر منزلت قادیان والوں نے تمہاری کی ہے کیا ہمارے یہاں روٹیاں نہ تھیں۔ مگر شکر ہے کہ بعد میں کہنے لگا۔ کہ اس نے بڑی لیاقت بڑھائی ہے۔ اسی طرح ماسٹر جگدیا پرشاد آریہ نے بتلائے ہوئے حوالجات ایڈیٹر صاحب نور کے نوٹ کر لئے۔ اور ستیارتھ پرکاش سے ان لوگوں کو الجھن پیدا ہو رہی ہے۔ ایک نوجوان ہری ہر پرشاد قطعی اسلام کو سچا کہنے لگے ہیں۔ بلکہ احمدی احباب دعا کریں۔ کہ وہ مسلمان ہو جاویں۔ وہ تصدیق کر رہے ہیں صرف قربانی کرنا کہتے ہیں کہ بید مودی ہے۔ ایڈیٹر نور کو چاہیئے۔ کہ اس مسئلہ پر خاصی لمبی روشنی ڈالیں۔ اور ایک دفعہ لکھنؤ میں اور گشت ۱۵ یوم کا لگائیں +

اس کے بعد میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ قبلہ سید محمد سرور شاہ صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا۔ اور ایسے نکات معرفتیہ بیان فرمائے۔ کہ حاجی عبد العزیز غیر احمدی و بابو عبد الکریم صاحب دنگ رہ گئے۔ آپ نے خطبہ نکاح کھڑے ہو کر عصائے موسیٰ ہاتھ میں لیکر اس انداز اور ٹھاٹھ پر کھڑے ہوئے تھے۔ کہ جیسا کہ سید المرسلین کے خلفاء وقت خطبہ کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔ لیمپ کی روشنی کے سامنے کچھ سید صاحب کا چہرہ مبارک مجھ کو ایسا بھلا معلوم ہوتا تھا۔

بجو قربانی کے لئے مذبوح کا مضمون ملاحظہ فرماویں:

کہ بیان اُسکا قلمبند کرنے سے موجب طوالت کا ہوگا۔ البتہ یہ کہوں گا۔ کہ حسن بھی عجب شے ہے۔ میرے نزدیک امام کا خوبصورت ہونا بھی عجیب دولت ہے۔ یہاں کوٹ پتلون والے احمدی اور ایل۔ ایل۔ بی بھی تشریف لائے۔ اور بڑے بڑے لکچر دیئے۔ اور لاہور سے فسٹ کلاس میں آئے۔ مگر جیسا نور وقت وعظ کے مفتی محمد صادق صاحب کے چہرہ پر نمودار ہوتا ہے۔ اُس کا کچھ اور ہی عالم ہے۔ صرف صورت ہی کے نور سے عبدالکریم نے بیعت کر لی۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گیا۔ اور یہ نور کہاں سے آیا۔ صرف نماز تہجد کے باعث۔ سوچاہیئے۔ کہ ہر ایک احمدی خواہ وہ جوان ہو یا ضعیف ہو۔ نماز تہجد کو نہ چھوڑے۔ اور رو رو کر دعا درگاہ الٰہی سے طلب کرے۔ پھر ممکن ہی نہیں۔ کہ خواجہ صاحب پلیٹ کر نہ آجاویں۔ وہ مجھ سے کہہ گئے ہیں۔ مشرق کی طرف منہ کر کے وکیل نسیم کے در دولت پر۔ کہ کبیر! ہمیں تو آخر قادیان ہی جانا ہے۔ یہ وہ ہی محمود ہے۔ جس کی پیشگوئی تھی۔ اور مجھے محمد علی ہوں یا کوئی اور کچھ سروکار نہیں میرے وعظ کا ڈھنگ وہ ہی ہے۔ جیسا کہ خلیفہ اول کے وقت میں تھا۔ اور میں تو تم لوگوں کا چندہ بچانا چاہتا ہوں۔ اس لئے ان غیر احمدیوں کے پلیٹ فارم پر کھڑا ہوتا ہوں۔ ایک حسرت تھی مجھ کو ولایت جانے کی۔ سو اللہ تعالےٰ نے نکال دی۔ اب جسکا جی چاہے وہ کام کرے۔ اور پھر کہا۔ کہ کبیر! تم نے ہم کو اپنے خط میں سلام بھی نہیں لکھا۔ افسوس۔ اور مجھ کو میرا ہاتھ لیکر قیصر باغ کے پھاٹک سے باہر لے چلے۔

والسلام۔

احمدی صراف۔ قادیان میں اللہ کے فضل سے جو ترقی ہو رہی ہے دنیا اس سے بیخبر نہیں۔ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کو سب کچھ دیا ہے۔ اسلئے کارخانہ احمدی صراف قادیان میں عاجز نے کھولنیکا ارادہ کیا ہے۔ تاکہ عام لوگوں کو ہر طرح کا فائدہ ہو چاندی سونا پرانا خالص کرنا اور خریدنا اور سونے چاندی کے زیور دس روپیہ فیصدی پیشگی آنریری کرنا بہت عمدہ بخفایت۔

(احمد دین زرگر قادیان)

آریہ سماج اور گوشت خوری

KHILAFAT LIBRARY

بے شک آریہ سماج اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ گوشت خوری سخت گناہ ہے۔ یہ ایک دعوےٰ ہے۔ آؤ اب ہم ٹھنڈے دل سے آرین کتب کی اوراق گردانی کریں۔ کہ آریہ سماج کی کتابیں گوشت خوری کے متعلق ہمارے سامنے کیا اصول رکھتی ہیں۔ آیا وہ آریہ صاحبان کی تائید فرماتی ہیں۔ یا ہماری تائید اکید میں ہیں ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵۲ میں شری سوامی دیانند صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"بیکام ظالمین سلطنت کا ہے۔ کہ جو جانور یا آدمی ایذا رسان ہو۔ انکو سزا دیویں۔ اور جان سے بھی مار ڈالیں"

مس:۔ پھر کیا ان کا گوشت پھینک دیا جاوے۔

سوامی دیانند صاحب کا جواب:۔ خواہ پھینکدیں۔ خواہ کوئی گوشت خور کھا دے۔ تو بھی دنیا کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ لیکن اُس آدمی کی طبیعت گوشت خوری کی وجہ سے کچھ سخت ہو جاتی ہے:

"پیارو غور کرو۔ اس جگہ شری سوامی دیانند صاحب نے انسان کو انسان کے گوشت کھانے کی ہدایت فرمائی ہے آؤ اب ہم ذرا اور غور کریں۔ اور آریہ سماج کی کتابوں کی اوراق گردانی کریں۔ کہ آریہ سماج کی دیگر کتابیں گوشت خوری کے متعلق کیا فتوے دیتی ہیں:

شانتی پرب مہابھارت صفحہ ۱۵۴۳۔ ادھیائے ۱۸:

(۱) "راجہ بدھشٹر بھیم جی کو کہتے ہیں۔ دنیا میں جو ذائقہ گوشت کا ہے۔ اور کسی چیز کا نہیں۔ گوشت سے جسمانی طاقت بڑھتی ہے۔ نوٹ لید خون ہوتا ہے۔ گوشت سے بہتر اور کوئی غذا نہیں"۔

(۲) رامائن اجودھیا کانڈ سرگ ۵۲۔ شلوک ۱۰۲ میں لکھا ہے:

"اور تب وہ دونوں بھائی (رام اور لچھمن) ریشی مار کر لائے۔ اور شام کو اُس کا مانس کھا کر ایک درخت کے نیچے رہنے چلے گئے"۔

(۳) رامائن آرتھ کانڈ ادھیائے ۷۳۔ شلوک ۱۴ و ۱۵ میں لکھا ہے۔

"کہ بندر رام چندر جی سے کہتے ہیں۔ اے رگھو! آپ ان سندر پنکھیوں پر گذارہ کریں اور روہتا چکرٹونڈا اور نلہ مچھلیوں کو کھا دیں"۔

(۴) پھر رامائن اجودھیا کانڈ سرگ ۵۵۔ شلوک ۳۲۔ ۳۳۔ میں لکھا ہے:

کہ "ایک کوس جا کر دونوں بھائیوں نے پوتر ہرن کو مارا۔ اور جنکے کنارے چلے گئے"۔

(۵) پھر اجودھیا کانڈ سرگ ۵۶۔ شلوک ۲۴ سے ۳۶ تک میں لکھا ہے۔

کہ "رام چندر نے لچھمن کو کہا۔ کہ ہرن کو مار کر جلدی لا۔ کیونکہ شاستر میں جیسی ودھی لکھی ہے۔ ویسے ہم کریں لچھمن اس حکم کو پا کر ہرن مار لایا۔ اور اس سے ہون کیا۔ اور پھر کھایا"۔

(۶) پھر رامائن کشکندھا کانڈ سرگ ۱۷۔ شلوک ۳۹ میں لکھا ہے۔

"پانچ قسم کے جانور جو پانچ انگلیوں والے ہیں۔ اور برہمنوں کے کھانے کے لائق ہیں۔ ارنا۔ موش۔ ہنسے۔ گوہ۔ خرگوش اور کچھوا کہاں"۔

چھاوندگیہ برہمن میں لکھا ہے۔ منوسمرتی اور شدھیوں کی اور شدھی براسپتی میں جو کچھ لکھا ہے۔ ویدوں کے مطابق منو ۵ شلوک ۷:

منوادھیائے پانچ شلوک ۳۵۔ شاستروں کی بدھ سے جو مانس شدھ ہے۔ اس کو جو آدمی نہیں کھاتا۔ وہ پرلوک میں تیس جنم تک پشو بنتا ہے"۔

۳۶۔ "جس مانس کا سنسکار نہیں ہوا۔ اس کو برہمن کبھی نہ کھاوے۔ شاستر کے موافق رہ کر منتر سے سنسکار کئے ہوئے مانس کو کھاوے"۔

منوسمرتی ادھیائے ۵۔ شلوک ۲۶۸ سے لیکر ۲۷۲ تک گوشت خوری کے لئے کافی سے بڑھکر روشنی ڈالی گئی ہے (صفحہ ۱۱۰)

منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۲۷ تا ۲۸۔ جو برہمن اگنی ہوتری زیادہ عمر ہونیکی خواہش رکھتا ہو۔ وہ نیا اناج نہیں کھا سکتا جب تک کہ وہ ایک جانور کی قربانی کر کے یگ میں نہ ڈالے اور بچا ہوا گوشت نہ کھائے۔ اور اگر بدوں جانور کو ہون میں ڈالے اور

KHILAFAT LIBRARY

اس کے بچے ہوئے گوشت کو کھائے۔ تو اگ اس کے پران کھانے کی خواہش کرتی ہے ؛

ادھیائے ۵۔ شلوک ۲۷

"یگیہ اور قربانی سے بچے ہوئے گوشت کو برہمن کھاوے"۔

ادھیائے ۱۳۱۔ کتا۔ شیر۔ باز وغیرہ ہرن کے مارنے سے لفظات بسر کرنے والے شرادھ وغیرہ میں ان کا گوشت پاک ہے۔ منو جی نے کہا ہے ؛

حیوانات اور نباتات دونوں میں روح ہے۔ اور دونوں جان رکھتی ہیں۔ تو کوئی معقول آدمی گاجر کاٹنے یا مرغ مارنے میں فرق نہیں دیکھ سکتا۔ بجز اس کے کہ ان دونوں میں مختلف قسم کی آوازیں نکلتی ہیں۔ آرتھ ۲۸۵۔

کوئی آدمی دودھ۔ مچھلی۔ گوشت وغیرہ لینے سے انکار کرے جو پشو یگ میں مارے جاتے ہیں۔ وہ معہ مارنے والے کے سیدھے سورگ میں جاتے ہیں۔ وشسٹ سمرتی ۱-۵۱ ؛

برہما نے کل حیوانات یگ یعنی قربانی کے لئے بنائے ہیں۔ جو حیوانات یگ میں قربان کئے جاتے ہیں۔ وہ سیدھے بہشت میں جاتے ہیں۔ اور جو ان قربان شدہ پشوؤں کا گوشت نہیں کھاتا۔ وہ ۲۱ جنم نرک میں جاتا ہے (منوسمرتی ادھیائے ۵۔ شلوک ۳۵ سے ۴۴ تک)

منو ادھیائے ۳ شلوک ۲۶۷ تا ۲۷۰ اور بشسٹ سمرتی ۸۰۔ شرادھ میں اگر پتروں کے لئے تل۔ چاول۔ ماش سبزی وغیرہ دی جائے۔ تو پتر صرف ایک ماہ خوش رہتے ہیں مچھلی کے گوشت سے ۲ ماہ۔ ہرن کے گوشت سے ۳ ماہ۔ مینڈھے کے گوشت سے ۴ ماہ۔ پرندوں کے گوشت سے ۵ ماہ۔ بکرے کے گوشت سے ۶ ماہ۔ (چتر مرگ) چیتل کے گوشت سے ۷ ماہ۔ چنکارے کے گوشت سے ۸ ماہ۔ سنج ہرن کے گوشت سے ۹ ماہ اور سور کے گوشت سے ۱۰ ماہ۔ کچھوے اور ارنا بھوش کے گوشت سے گیارہ ماہ خوش رہتے ہیں ؛

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۳۶۔ جو برے کرم کرتے ہیں۔ وہ تموگن ہیں۔ وہ اگلے جنم میں سبزی۔ درخت۔ مچھلی۔ پرند۔ سانپ۔ ہرن۔ بکرے وغیرہ بنتے ہیں (منو ۱۲۔ ادھیائے ۴۲ شلوک ۴۷)

قربانی کا بیان ویدوں میں۔ صفحہ ۶۱۱۔ ستیارتھ پرکاش۔ قربان گاہ کے بنانے اور سو ختنی قربانیاں چڑھانے وغیرہ کا جو ذکر ہے۔ یہ دراصل ویدوں سے ہی بائبل میں گیا ہے

وید۔ اتھروید ادھیائے ۱۸۔ انوواک ۴۔ منتر ۴۲۔

جو کہن۔ چاول۔ گوشت تیرے اوپن زندر اکرتا ہوں۔ وہ سب لذیذ میٹھے اور گھی سے تر ہوں۔

رگوید منڈلا سکت ۴ (۶۱) ۱۲ منتر۔

اے اندر جو کہ تیز رفتار اور طاقت اور سب کا سوامی ہے اس دنبرا پر اپنا بجر چلا۔ اور اس کو اسطرح جدا جدا کر جیسے قصائی ..... کاٹتا ہے۔ تاکہ مینہ برسے اور پانی زمین پر پہنچے ؛

رگوید اشٹک ۲ ادھیائے ۳۔ سوکت ۶۔

..... کا گوشت سب سے عمدہ خوراک ہے ؛

یجروید ادھیائے ۲۴۔ منتر ۲۸ و ۲۹۔ مترجمہ سوامی دیانند صاحب۔

اے طاقتور دیوتا! تیرے لئے سفید ہرن اور متر کے لئے لال ہرن یا گوری ..... اور ان کے واسطے بھینس اور برہسپت کے واسطے اور کواد شتری لوہار کے لئے (جس نے اندر کا بجر اور رہون کے لئے برتن اور چمچے وغیرہ بنائے ہیں) اور پرجاپتی کے واسطے بیل قربان کئے جاتے ہیں۔

منتر ۳۸۔ بارش کو بلانے والی بینتکی موسم بسنت کے لئے چوہا۔ بل کے لئے بڑا سانپ۔ ٹیٹری۔ کبوتر۔ الو خرگوش جنگلی بینڈھا۔ اندر دیوتا کے لئے قربان کئے جاویں ؛

(۱) ویاس سنہتا۔ یگیہ یا شرادھ میں پکت ہوا برہمن یدی مانس کھا دے۔ تو پتت ہوتا ہے۔ شکار کئے ہوئے مانس سے پتری گن اتھوا گن کی پوجا کر کے کھشتری مانس کھا سکتا ہے۔ (ادھیائے ۳۔ چھاپہ خانہ لکھنؤ صفحہ ۱)

(۲) وشسٹ سنہتا۔ ادھیائے ۱۴ صفحہ ۲۱۔

شوادت۔ شلک۔ ششش۔ کچھوا اور گودھا بھی کتنے پانچ ناخن والے جیو حلال ہیں۔ اونٹ چھوڑ کر اینہ تو (اور تو) دنت پشو (دانتوں والے جانور) بھکشہ (کھانے جائیر) ہیں۔ مچھلیوں میں دہینہ۔ گوہیہ۔ ششومار۔ نرک کچھ اور ڈکرت روپ سانپ۔ سرپ۔ مچھلیاں حرام ہیں۔ گوگوہیہ اور سنجوہ حلال نہیں لکھے ہیں۔ گئو اور بیل

راجسئے کے مت سے پوتر ہیں ؛

(۳) ایضاً۔ ادھیائے ۴ چھاپہ خانہ کلکتہ۔

مدھوک پرک دیو پوجا اور استتھی ستکار کے لئے پشو مارے جانے کا نے کہا ہے۔ مدھوک پرک۔ یگیہ۔ شتری کاریہ اور دیو کاریہ ان میں ہی پشو ہنسا کریں۔ اور دیگر کاریوں میں نہ کریں۔ برہمن اور کھشتری ابھیاگتوں کے لئے مہابر شبھ یا مہا چھاگ پکاوے اسی پرکار ان کے لئے نیم ہے۔

(۴) منوسمرتی۔ ادھیائے پانچ شلوک نمبری ۲۰ سے ۲۲۔ ۲۳۔ اور ۲۴ اور ۲۷ سے ۴۴ تک میں حرام و حلال پشوؤں کی مفصل تشریح درج ہے۔

(۵) وشنو سنہتا۔ ادھیائے ۵۱۔

برہمن منتر کے ذریعہ شدھ نہ کیا ہوا مانس کبھی نہ کھاوے لیکن ساتن نیم انوسار منتر سے شدھ ہوا پشو بھی جن کر سکتا ہے۔ خود برہما نے یگیہ کے لئے پشو بنایا ہے وغیرہ۔

یگیہ شرادھ اور پرائشچت کے لئے پشو ہنسا

(۱) منوسمرتی۔ ادھیائے ۳۔ شلوک ۲۶۸ سے ۲۷۲ تک

(۲) وشنو سنہتا۔ ادھیائے ۸۰ میں مختلف قسم کے مانس سے مختلف وقت تک پتروں کا تریپت رہنا لکھا ہے۔ میکس ملر صاحب نے مشرقی کتاب مقدمہ جلد ہفتم باب اکادن صفحہ ۱۶۹ پر بھی ایسا ہی ترجمہ کیا ہے۔ (ب) مارکنڈے پوران ادھیائے ۳۲ میں بھی اسی طرح پتروں کی تریپتی لکھی ہے ؛

(۳) منوسمرتی۔ مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ حسب الاجازت منشی نولکشور جی سی۔ آئی۔ ای۔ مترجمہ مہامہوپادھیائے دھرم شاستر گرگنہ پنڈت مہرچند جی ۱۸۹۵ء ادھیائے ۱۰۔ صفحہ ۱۶۲ ؛

(۱) "دھرم اور ادھرم کے جاننے والے بھوگ سے تنگ آکر بادیو رشی نے سوکر کا مانس کھانے کی خواہش کی۔ جان کی حفاظت کے لئے اور اس کو کوئی دوش نہ لگا" ۱۰/۱۶۲

(ب) بھوک سے تنگ آکر دھرم اور ادھرم کے جاننے والے رشوامتر رشی چنڈال کے ہاتھ سے لیکر سوکر کی ران کا گوشت کھانے کو تیار ہوئے۔ ۱۰/۱۰۸۔

پنڈت جوالا پرشاد جی۔ بھارت دھرم مہامنڈل کے مہوپدیش کی منوسمرتی بھاشا ٹیکا میں ان ہر دو شلوکوں

کا صفحہ ۱۱۴ اور ۱۱۵ پر بھی یہی ترجمہ کیا گیا ہے ؛

(ج) مہابھارت پرب - ادھیائے ۱۴۱ - دشٹامرتو
اشی کھانے کو شوکر کی ران چرانے کے لئے رات کے وقت
چنڈال کے گھر گئے (۴) منوسمرتی ادھیائے ۱۱ - شلوک ۱۷۶
(۵) جو بیرت میں لگا ہوا برہمچاری دوج جان کر بچہ
کو سنیچے - وہ اوکرن چور لہسن گاندھے دیا کو
پکا کر یا گیہ کی دھمی سے رات کے وقت نرنی دیتا
کا پوجن کرے ؛

(ب) ادھیائے ۱۱ شلوک ۶۲ اگر آدمی سے یہ ناکردنی فعل
ہو جاوے - جو پراشچت کے لائق ہے - تو پورو وکت گدھے
کا یگیہ کرکے اور اسکے چمڑے کو پہن کر اور بھیک مانگ کر
اس طرح اپنے فعل کو ظاہر کرتا ہوا سات گھر سے ہر روز بھیک
مانگے کیونکہ بھارت رشی نے ایسا ہی پراشچت لکھا ہے -

(ج) پارسکر گرہ کوتر - کانڈ کا بارہ میں اسی کا
ہو م لکھا ہے - اسی طرح

(د) آپستمبیہ سوتر اور گوتم گرہ سوتر میں بھی یہی
لکھا ہے - میکسمولر صاحب نے بھی اسی طرح ترجمہ کیا ہے
دیکھو آپستمبیہ سوتر مترجمہ جارج بلر صاحب پرشن
اول - پٹل ۹ - کنڈکا ۲۱ - صفحہ ۸۵ ؛

(س) گوتم ترجمہ میکسمولر صاحب ۲ کتب مقدسہ
شرقی جلد دوم میں بھی یہی ذکر ہے ؛

(ہ) پنڈت بھیم سین جی شاستری نے اپنی تصنیف
سمرتی سدھا شاہیں لکھا ہے - کہ پتری دیو اور آتھیوں
دیو کی پوجا میں شاستر وکت ودھی سے پشو ہنسا
کرنے - (یہ تو کلیگ میں دکشٹ آدمی دوش ہون
سے منع ہے) اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے - کہ پہلے یگوں
میں ضروری مطلب کے لئے ہنسا ہوتی تھی - جو کلیگ
میں منع ہے - اسی طرح پنڈت جوالا پرشاد جی سمرتی
لکھتے ہیں - اگنی ہوتر گو السبھ (لگائے مارنا) سنیاس
مانس پنڈ - دیور سے پتری کی آپتی (پیدائش) یہ
پورو وکت کلیگ میں منع ہیں - گویا پہلے یگوں میں یہ سب
کچھ جائز تھا - کل یگ میں نہیں ؛

(باقی آئندہ)

آرین اخبارات کا تعصب

رگیہ عصبیت ایک اچھی چیز ہے - مگر یہ حق کی حمایت کے لئے
ہونی چاہیئے - اب کی دفعہ پنجاب پروونشل کونسل کے
غیر سرکاری ممبروں نے اتفاق رائے سے سردار بہادر سندر سنگھ
مجیٹھیہ کو امپیریل کونسل کے لئے منتخب کیا - مذہبی اختلاف
کو الگ رکھ کر جہاں تک ہمارا خیال ہے سردار بہادر ایک
متین اور سنجیدہ سکھ لیڈر ہیں - اور پبلک سیوا کے لئے
آپ ہر وقت مستعد پائے جاتے ہیں - اگر ہماری یاد غلطی
نہیں کرتی - زلزلہ کانگڑہ میں اور یوپی کے قحط میں غربا
سے جو عملی ہمدردی کا قابل قدر کام سردار صاحب نے کیا - وہ
ایسا نہیں ہے - کہ جو قدر دمنزلت کی نگاہ سے نہ دیکھا جاوے
اور پھر پنجاب اور سندھ بنک جو ملک میں ایک قابل قدر کام
کر رہا ہے - آپ اس مفید تحریک کے بانی ہیں - اور اس کی
انجمن اعلیٰ کے صدر اسکے علاوہ اور بھی کئی قابل قدر کام سردار
بہادر نے سرانجام دیئے ہیں - اور سکھ صاحبان کے لئے تو آپ
فرشتہ رحمت ہیں - خالصہ کالج کے آپ سالہا سال تک سکرٹری
رہے - اور سکھ صاحبان کی صدر انجمن یعنی چیف خالصہ
دیوان کے آپ روح رواں ہیں - اور سکھوں کی تعلیمی انجمن
کے آپ بانیوں سے ہیں جہاں تک ہمارا خیال ہے - سردار
بہادر کا وجود نافع الناس ہے - مگر خدا جانے کیا وجہ کہ ہمارے
آریہ دوستوں کو امپیریل کونسل کے لئے سردار بہادر کا
انتخاب ایک آنکھ نہیں بھایا - اور اسی وقت سے سردار صاحب
کے برخلاف آرین پریس کا تاتا جاری ہے - مگر کسی آریہ اخبار
نے آجتک یہ جتلانے کی کوشش نہیں کی - کہ سردار بہادر کے
انتخاب میں کیا نقص ہے - ہاں یہ ایک بڑا نقص ہے کہ جو رام
کی بجائے ان کے نام کے ساتھ "سنگھ" کا اضافہ ہے اختلاف
ہو اور بیشک ہو - مگر حق کی حمایت کے لئے اور راستی کی طرفداری
کے لئے اگر کوئی خوبی کسی آدمی میں پائی جاتی ہے - تو کیا وجہ
ہے کہ ہم اسکی خوبی کا اعتراف نہ کریں - مضائقہ نہیں خواہ
وہ خوبی سندر سنگھ میں پائی جاوے - یا گوندر رام میں یا محمد احسن
میں یہ صاف اور واضح امر ہے - کہ پروونشل کونسل میں ملک
کا بہترین دماغ اپنا کام کر رہا ہے - اس بہترین دماغ نے خواہ
وہ سکھ تھا یا ہندو یا مسلمان یا عیسائی سب نے اپنی متفقہ آواز سردار
بہادر سندر سنگھ کے حق میں بلند کی - یہ امر واقعہ ہے - کہ سردار صاحب
کی شخصیت کے متعلق جو بہترین سے بہترین اندازہ پروونشل کونسل
کے ممبر لگا سکتے ہیں - وہ کسی اخبار کا ایڈیٹر اپنی چار دیواری کے اندر
بیٹھا ہوا نہیں لگا سکتا - جب پروونشل کونسل کے سب غیر سرکاری
ممبروں نے بالاتفاق سردار سندر سنگھ صاحب کو منتخب کیا - اور
کوئی رائے سردار بہادر کے خلاف نہ تھی - کیا یہ سردار بہادر کی ہر دلعزیزی
اور اعتماد داری کا کوئی کم ثبوت ہے ؛ اسکے مقابلہ میں بعض اخبارات
کا بلا وجہ شور مچانا یہ حد سے بڑھے ہوئے ناجائز تعصب کا اظہار نہیں
تو اور کیا ہے - آنریبل بخشی سوہن لعل اور آنریبل رائے بہادر
رامسرن داس صاحب سی آئی - ای کی شخصیت پنجاب میں ایک خاص
عظمت رکھتی ہے - جب ان کا نام تجویز کیا گیا - تو کسی ممبر نے
ان کی تائید میں اپنی آواز کو نہ اٹھایا - مگر برخلاف اسکے سردار
بہادر سردار سندر سنگھ صاحب مجیٹھیہ کے حق میں سب نے بالاتفاق
خواہ وہ ہندو تھا - یا مسلمان اور عیسائی ممبر اپنی آواز کو بلند
کیا - بس اسی سے سمجھ لو - کہ سردار بہادر کی ہر دلعزیزی کا
پایہ کسقدر بلند درجہ رکھتا تھا - خدا کرے کہ ہمارے بعض اخبار
نویس بزرگان اقوام کی خوبیوں کا اعتراف کرنا سیکھیں -
امید ہے کہ آپ اس شعبہ میں اچھائیوں کا سینہ بہت فراخ
پائیں گے - ہم ہر ایک انسان کی خوبیوں کا اعتراف ہر وقت
کرنے کے لئے تیار ہیں - مضائقہ نہیں خواہ وہ خوبیاں ایک
سناتنی میں ہوں - آریہ یا سکھ یا عیسائی میں ہوں - اور یہ
سب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام
کی مطہر اور پاکیزہ تعلیم کا نتیجہ ہے - جس نے ہمیں بزرگان ملت کا
احترام اور قدر کرنا سکھلایا - اور غیر مذاہب کے بزرگوں
کے متعلق جو ہمارے دلوں میں سالہا سال سے ایک بغض تھی
مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیم کے طفیل بغض
کی جگہ وسعت اور نفرت کی جگہ محبت نے لے لی - آج
ہمارے لئے شری رام چندر - شری کرشن بھی ایسے ہی
واجب التعزت ہیں - جیسے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام - ہماری دل وجان سے یہ خواہش ہے - کہ ہمارے
آریہ دوستوں کو بھی اللہ تعالیٰ اس پاکیزہ اور مطہر تعلیم
سے مستفیض فرماوے - آمین ؛

اصلی ممیرا اور ممیریکا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیریکا سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کا بتایا ہوا ہے۔ آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ برائے امراض چشم بیمار مفید است۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا پڑوال۔ سیل۔ سُرخی اور ابتدائے موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بیمار مفید ہے۔ قیمت سرمہ اعلیٰ عمدہ قسم دوم ۸ر قسم سوم عمدہ فی تولہ۔ اصلی ممیرا قیمت فی تولہ ۵ر۔ ترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جائے۔ یہ سرمہ جسکی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں۔ اس کے لئے مفید ہے۔

سہت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے یقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم اور ریاح بواسیر وجذام واستسقاء زردی رنگ وتنگی نفس دوق وشیخوخیت وفساد بلغم وقاتل کرم شکم مقنت سنگ گردہ ومثانہ ومسلس البول وسیلان منی ویبوست درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ قسم اول عمدہ ۱۰ر فی تولہ

کلاہ اور پگیاں ہر قسم

پگیاں مشہدی پشاوری اور بادامی سیاہ سفید ماشی ریشمی سوتی ٹسری صافہ اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان

KHILAFAT LIBRARY

نئی ایجاد سیویوں کی مشین

پہلی مشینوں کی طرح ڈٹ نکالکر میدہ ڈالنا نہیں پڑتا۔ بلکہ اس کے باہر سے میدہ دیتے اور ہینڈل پھیرتے جاؤ۔ ایک گھنٹہ کے اندر دو سیر میدہ کی سیویاں بن جاتی ہیں۔ اور جہاں سے چاہیں بآسانی چلا سکتا ہے۔ بدیں خیال کہ امیر غریب سب ہماری ایجاد سے فائدہ اٹھائیں قیمت بھی بہت تھوڑی یعنے صرف ۸ر علاوہ محصول رکھی ہے۔ وزن صرف ایک سیر۔ موٹی اور باریک دو چھلنیاں اور پرچی ترکیب ہمراہ ارسال ہوگی۔ تاجروں کے واسطے خاص رعایت ہے۔

(نوٹ) خریدار اپنا پتہ صاف لکھیں۔

مستری فضل کریم قادیان۔ دارالامان

۹۶۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۶ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے دس شریف پڑھے لکھے اشخاص کے نام اور پتہ لکھنے پر جنتری بامحصول وبلا قیمت بھیجی جاتی ہے۔

چھ مشہور دوائیوں کا بکس

ڈاکٹر ایس کے برمن کی مجرب دوائیں گذشتہ ۳۱ سال سے تمام ہندوستان میں استعمال ہو رہی ہیں اسلئے قدیم خریداروں کو مخاطب کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف نئے اصحاب کے لئے جو اشتہاری ادویات سے متنفر ہو گئے ہوں۔ یقین دلانے اور آزمائش کے لئے یہ مندرجہ ذیل چھ مشہور اور مجرب ادویات کے نمونہ کا بکس بنا ہے۔ جسمیں اسقدر کافی ہر ایک ادویہ ہیں۔ کہ آزمائش پورے طور سے ہو سکتی ہے۔

دواؤں کے نام

دمہ کی دوا۔ دمہ کیسا ہی زور میں ہوں۔ فوراً دباتی ہے۔ **کولا مانک** ہر ایک کے لئے طاقت بڑھانے کی دوا۔ **مقوی باہ کی گولیاں**۔ جیسا نام ویسا فائدہ۔ **عرق کافور**۔ ہیضہ اور گرمی کے دست کی ایک ہی دوا۔ **جلاب کی گولیاں**۔ شب کو سوتے وقت کھا لینے سے صبح کو خلاصہ اجابت ہو جاتی ہے۔ **عرق پودینہ سبز**۔ درد شکم وریاحی درد کی دوا۔ پوری حالت فہرست بلا قیمت طلب کر کے دیکھئے۔ ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے ملتی ہیں۔ ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶۰۵ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

بچے کو ہمیشہ راحت

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہے۔ بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں۔ یہ بیش بہا طلائی آزمائشی ایک شیشی صرف ۸ر کو دیتے ہیں۔ معجون طلسمی۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی بکس عمدہ ۸ر۔ طلائے طلسمی یہ کمزوری دور کرنے کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ خواہ کسی باعث سے ہو اعصاب وغیرہ اس کے استعمال سے طاقت ور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عمدہ ۸ر

(سُرمہ سلیمانی) اس کے استعمال سے دھند جالا پھولا۔ پڑوال۔ ضعف بصارت موتیا بند وغیرہ دور ہو جاتا ہے قیمت فی تولہ ۸ر

(سنون دندان) دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنیوالا۔ دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانے والا۔ قیمت فی بکس ۴ر۔

حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ ملیب گڈھ (دہلی)

امراض

جب اچانک حملہ آور ہو جاویں تو

امرت دھارا کو مقابلہ میں کر دو یہ انسانوں

کی حفاظت کیواسطے ایک خداداد نعمت ہے

انسانوں کی دشمن امراض کا قلع قمع کرتی ہے

ایسا مقابلہ کریگی کہ آپ خوش ہونگے

امراض کے خوف سے

امرت دھارا

تمہیں اور تمہارے کنبہ کو بچاوے گی

اسکو ہمیشہ پاس رکھو!

KHILAFAT LIBRARY

نسخہ متفقہ

اطباء

کہ امرت دھارا ہر گھر بلکہ ہر جیب میں ہمیشہ

موجود رہنی چاہیئے۔ جہاں کوئی تکلیف

ہوئی فوراً اسکو کھلا دو یا لگا دو اور کرشمہ دیکھو

قیمت عطائی شیشی نصف شیشی ۱۴ عدد۔ نمونہ ۸ر

"مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت مفت طلب کریں"

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کوئی نو دو سید بھوتن پنڈت ٹھاکر دت ۱۰ وید ایڈیٹر طبی اخبارات دیش اپکار کو وید امرت و مصنف متعدد رسالجات طبی نے

(رجسٹری شدہ) **امرت دھارا** (رجسٹری شدہ)

نامی ایک قسم کی مفید عام دوائی ایجاد کی ہے جو کہ ہر قسم کی درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ زکام۔ نزلہ۔ زکام۔ ہیضہ۔ بدہضمی۔ اروچی۔ اپھارا۔ درد دانت۔ قولنج۔ سرسام۔ ہچکی۔ قراقرہ وغیرہ کل امراض معدہ و جگر۔ درد دانت۔ دانتوں کو

ہلنی۔ گلمانع۔ دہن یا سوزش دندان وغیرہ کل امراض دانت۔ درد کان۔ سدہ۔ خم کان۔ کرم۔ دم گوش۔ بہرہ پن وغیرہ کل امراض کان۔ بواسیر ناک۔ چھینک۔ بدبو بے بینی وغیرہ کل امراض ناک۔ درد چشم۔ دھند جالا وغیرہ امراض آنکھ۔ پھوڑا پھنسی ہر قسم کا زخم

بدن کا السنہ داد۔ چنبل۔ بھڑ۔ کھجلی۔ پھوڑا سانپ۔ باد اکتا۔ چوہا وغیرہ کاٹا ڈنگ۔ بخار ہر قسم سوزاک۔ آتشک۔ گلٹیاں۔ بدھ۔ درد مفاصل۔ ورم تمام در اندرونی و بیرونی چوٹ۔ بواسیر۔ کمزوری دماغ۔ طاعون۔ سل۔ تپ دق۔ پرسوت۔ امراض دل

و جگر۔ باتی گولا۔ پردہ۔ احتباس حیض۔ رحم۔ زچہ۔ امراض بچگان۔ تغیر صوت۔ زبان۔ منہ کا پکنا۔ برص۔ لب۔ درد اٹھ گلے پڑنا۔ آواز بیٹھنا۔ نیچے یا اوپر سے خون جانا۔ برص۔ پھوڑہ۔ پستان۔ ورم طحال وغیرہ امراض تلی۔ خروج مقعد۔ بھگندر۔ درد گردہ۔ درد مثانہ۔ زخم

کا پھولنا وغیرہ امراض زکام۔ نزلہ۔ کھانسی۔ ہچکی۔ دمہ۔ ضعف۔ خشک تر۔ چھپاکی کثرت پسینہ۔ تیزابیت وغیرہ سے جلنا وغیرہ وغیرہ امراض کو حسب نسخ کھانے لگانے سے دور کرتی ہے۔ ۹۰ فیصدی تو فوراً آرام شروع ہو جاتا ہے۔ دیرینہ بیماری رفتہ رفتہ جاتی ہے

احتیاط امرت دھارا نے انشورنس کرانے میں بہت نام پیدا کیا ہے اسکی اتنی بکری ہے کہ خاص امرت دھارا بھوپال میں امرت دھارا نام سے ڈالی گئی ہے۔ پاس کی مارکہ کا نام بھی امرت دھارا مارکہ رکھا گیا ہے۔ امرت دھارا بھوپال کی رسم افتتاح بھی

ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی تھی۔ امرت دھارا کی بیمثل مشہوری کے باعث بعض جھوٹے اشتہار باز ایسی ہی اوصاف والی ادویات کے اشتہار دے رہے ہیں اور بعضوں نے تو عجیب ملتے جلتے نام رکھے ہیں

لہٰذا بسلسلہ دھوکہ بچنے اور امرت دھارا کے سوائے کوئی نقل نہ خریدیں۔ اگر کمی قیمت کا خیال ہو تو امرت دھارا کی نقل بجائے ۱۲ عدد شیشی کے حساب سے ۱۴ عدد ہی خرید سکتے ہیں یقیناً ہماری نقل بھی ان نقلوں سے بہتر ہوگی

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:- امرت دھارا ۵۰ برانچ لاہور